107780- رمضان کے روزوں کی دوسرے رمضان تک قضاء بھول جانا

سوال

اگر کوئی شخص رمضان کی قضاء کے روزے رکھنا بھول جائے اور دوسرا رمضان شروع ہوجائے تو کیا حکم ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ بھول چوک ایسا عذر ہے جس کی بنا پر ہر قسم کی مخالفت میں گناہ اور مؤاخذہ نہیں ہوتا، اس کے کتاب وسنت میں بہت دلائل پائے جاتے ہیں کہ بھول چوک معاف ہے.

لیکن فقہاء کرام اس میں ضرور اختلاف کرتے ہیں کہ جس مخالفت کے نتیجہ میں فدیہ لازم آتا ہو تو کیا وہ بھی معاف ہے یا نہیں؟

خاص کر رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء بھول جانا حتی کہ دوسرا رمضان شروع ہوجائے تو اس سلسلہ میں بھی فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ دوسرے رمضان کے بعد ان روزوں کی قضاء کرنی لازم ہے, بھول جانے سے یہ قضاء ساقط نہیں ہوگی.

لیکن اس میں قضاء کے ساتھ فدیہ واجب ہونے (یعنی مسکین کو کھانا کھلانے) میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے اور اس سلسلہ میں دو قول ہیں :

پہلا قول :

قضاء کے ساتھ فدیہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ بھول جانا ایسا عذر ہے جس سے گناہ اور فدیہ دونوں اٹھ جاتے ہیں.

اکثر شافعی اور بعض مالکی حضرات کا یہی قول ہے.

دیکھیں : تحفۃ المحتاج تالیف ابن حجر الہیتمی (445/3) اور نھایۃ المحتاج (196/3) اور منح الجلیل (154/2) اور شرح مختصر خلیل (263/2).

دوسرا قول :

اسے قضاء کے ساتھ فدیہ ادا کرنا بھی لازم ہے، کیونکہ بھول جانے سے صرف گناہ ساقط ہوگا.

شافعی حضرات سے خطیب شربینی کا مسلک یہی ہے وہ بیان کرتے ہیں :

"ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس سے صرف گناہ ساقط ہوگا فدیہ نہیں"

دیکھیں : مغنی المحتاج (176/2).

بعض مالکی حضرات بھی یہی بیان کرتے ہیں.

دیکھیں : مواھب الجلیل شرح مختصر خلیل (2/450).

درج ذیل تین دلائل کی بنا پر ان شاء اللہ اس میں راجح قول پہلا ہے کہ اس پر قضاء ہے فدیہ نہیں :

پہلی دلیل :

ان آیات اور احادیث کا عموم جن میں بھول جانے والے سے مؤاخذہ نہ کرنا بیان ہوا ہے :

مثلا ارشاد باری تعالی ہے :

.{اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا}.البقرۃ (286).

دوسری دلیل :

اصل میں بری الذمہ ہونا ہے، اور دلیل کے بغیر کفارہ یا فدیہ دینا جائز نہیں ہے، اس مسئلہ میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جو فدیہ دینے کو تقویت دیتی ہو.

تیسری دلیل :

اصل میں اگر کوئی شخص عمدا روزوں کی قضاء میں تاخیر کرتا ہے تو بھی اس پر فدیہ لازم ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے.

احناف اور ظاہری حضرات عدم وجوب کے قائل ہیں، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ فدیہ دینا صرف مستحب ہے، کیونکہ شریعت مطہرہ میں صرف بعض صحابہ کا عمل ہی ملتا ہے، اور یہ چیز تقویت کا باعث نہیں جس کی بنا پر اسے لوگوں پر لازم کیا جائے، چہ جائیکہ عذر کی حالت میں جسے اللہ بھی عذر تسلیم کرتا ہے کی حالت میں لازم کیا جائے.

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (26865) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ :

اس شخص کے ذمہ صرف روزوں کی قضاء ہوگی، اور بطور فدیہ کھانا نہیں کھلائیگا، اس لیے وہ اس رمضان کے گزر جانے کے بعد پہلے رمضان کے روزوں کی قضاء میں روزے رکھے گا.

واللہ اعلم.